

بحث و نظر

سید شبیر احمد کا کاخیل - نیلور

کمپیوٹر کے ذریعہ اوقات
نماز کا تعین

حسب وعدہ نمازوں کے اوقات پر مضمون پیش کر رہا ہوں۔ اس کا انداز کچھ ایسا رکھا گیا ہے کہ اس پر تنقید تو صرف ماہرین فن اور علمائے کرام کریں۔ لیکن ایک عام آدمی کے لئے مفید ہے۔ بعض الفاظ خاص فنی ہیں۔ کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ عام فہم بن جائیں۔ لیکن چونکہ کسی فنی میں مستعمل لفظ کا تبدیل کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے ان کو برقرار رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جب کہ باقی مضمون عام قارئین بھی پڑھ سکتے ہیں۔ چونکہ اس مضمون کی حیثیت علمائے کرام اور ماہرین فن سے استفتاء کی ہے۔ اس لئے علماء اور ماہرین فن اس پر اظہار خیال فرمائیں۔ اور اگر ضروری ہو تو دلائل کے ساتھ گرفت بھی فرمائیں اگر رد و مآخذ تک اس پر کوئی تبصرہ موصول نہ ہوا تو اسے اشاعت کے قابل سمجھ کر شائع کر دیا جائے گا۔

سید شبیر احمد کا کاخیل بٹلاک ۱۶۔ ڈی۔ پنٹک کالونی۔ نیلور راولپنڈی

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مُّوْحٰٓٔا ۝ سب سے زیادہ تعریف کی مستحق وہ ذات ہے جس نے انسان کو سوچنے کے لئے دماغ اور عمل کے لئے ارادہ دیا۔ انسان اپنی اس صلاحیت کے بل پر نئی نئی باتیں سوچتا ہے اور اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔ اور جب اس کا ارادہ ذاتِ عالی کے ارادے کی تائید پالیتا ہے تو نیک وجود میں آجاتا ہے۔ اسی صلاحیت کی بدولت نئی نئی چیزیں ایجاد ہوتی ہیں۔ ان ایجادات میں اکثریت ایسی ایجادات کی ہوتی ہے کہ ان کی اچھائی اور برائی ان کے استعمال پر موقوف ہوتی ہے۔ ان کی اچھائی کے لئے استعمال ان کو اچھا اور برائی کے لئے استعمال ان کو برا بنا دیتی ہے۔ گویا ایک ہی چیز ایک کے لئے جنت کا زینہ اور دوسرے کے لئے دوزخ کا دروازہ بن سکتی ہے۔

کمپیوٹر بھی ان میں سے ایک ہے۔ کمپیوٹر کا فن جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ مشین ان حسابات کے لئے جن میں ایک ہی قسم کا حساب بار بار کرنا پڑے بڑا مفید ہوتا ہے اور نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کے فن کے جاننے والے

جانتے ہیں کہ ان میں ایک ہی وقت کا سال ۳۶۵ دنوں کے لئے حساب کیا جاتا ہے۔ اور پھر چھ یا سات اوقات کے لئے مکرر یہی کرنا پڑتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو کام نمازوں کے اوقات کے حساب میں سب سے مشکل ہے وہی کمپیوٹر کے لئے سب سے زیادہ آسان ہے۔ ان کا آپس میں اس مناسب ترین جوڑ کی وجہ سے ان لوگوں کے ذہن میں جو دونوں کا فن جانتے ہیں یہ بات آنا بالکل قدرتی ہے کہ کیوں نہ اوقات کے حساب کے لئے کمپیوٹر کا استعمال کیا جائے۔

سال کے ۳۶۵ دنوں کے اوقات کا حساب بمعہ جملہ تفصیلات کے کرنے کے لئے کمپیوٹر کو صرف بارہ تیرہ سیکنڈ درکار ہوں گے بشرطیکہ ان حسابات کا طریقہ کمپیوٹر کو اس کی زبان میں ازبر کر لیا جائے۔ اس عمل کو پروگرامنگ کہتے ہیں اور جن الفاظ و ترتیب کے ذریعے یہ کیا جاتا ہے اس کو پروگرام (PROGRAM) کہتے ہیں۔

احقر نے کمپیوٹر کی اس افادیت کے پیش نظر نمازوں کے اوقات کے لئے کمپیوٹر کا پروگرام تیار کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر راہ نمائی فرمائی اور اس فن پر کتابیں بہت آسانی سے مل گئیں۔

ڈاکٹر کمال ابدانی صاحب کا کام اس معاملے میں پہلا زینہ ثابت ہوا (ڈاکٹر صاحب امریکہ میں ایک یونیورسٹی کے کمپیوٹر کے شعبے کے استاد ہیں) مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ کے حسن الفتاویٰ جلد دوم سے بھرپور استفادہ کیا۔ اور آخر میں پروفیسر عبداللطیف کی تحقیق ”صبح صادق و صبح کاذب“ کے مطابق اس میں ضروری رد و بدل کیا۔ نمازوں کے اوقات کا حساب اصولی طور پر کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ بس چند کلیات کا مدون اصولوں کے تحت استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ان میں بعض اصول متفق علیہ ہیں۔ جیسے طلوع و غروب و زوال کے اوقات کے اصول سب کے ہاں یکساں ہیں۔ عصر میں مثل اول اور مثل ثانی کے علاوہ کوئی اختلاف نہیں۔ عشاء میں شفق احمر و شفق ابیض کا اختلاف ہے۔ لیکن عموماً نماز عشاء کا شفق ابیض کے بعد پڑھنا بہتر بتایا جاتا ہے کہ احوط ہے۔ البتہ صبح صادق اور شفق ابیض کے تعین میں بعض حضرات کا جن میں مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ اور پروفیسر عبداللطیف صاحب کے نام سرفہرست ہیں کا آپس میں اختلاف ہے۔ مفتی رشید احمد صاحب کا دخول ۵ اور جہ زیرافتی پر سمجھتے ہیں۔ جب کہ پروفیسر صاحب ان کو ۸ درجہ زیر افق کے مطابق داخل بتاتے ہیں۔ ہم عامیوں کے لئے تو اس اختلاف میں بھی طریقہ بہتر لگتا ہے کہ سحری کے اوقات میں تو پروفیسر صاحب کی تحقیق کا اتباع کیا جائے جب کہ وہ صبح کی اذان و نماز میں مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق کا خیال کیا جائے۔ اور اسی طرح عشاء کے اوقات میں مغرب کی نماز کا آخری حد مفتی صاحب کی تحقیق کے مطابق کی جائے اور نماز عشاء کے لئے پروفیسر صاحب کی تحقیق پر عمل ہو۔

ہمدردوں کے اوقات زوال اور ہر وقت کے میل شمسی کے درجات کا حساب دوسری نمازوں کے اوقات کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ مشکل ہے۔ شاید اس وجہ سے ان کے لئے بنے جدول استعمال کئے جاتے تھے۔ کمپیوٹر کے لئے اس مشکل پر قابو پانا آسان تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اس کا ادراک کر کے میل شمسی کے درجات اور اوقات زوال

معلوم کرنے کا کمپیوٹر پروگرام لکھا۔ احقر کو یہ طریقہ پرانے طریقے سے بہتر لگا۔ کیونکہ اس میں اوقات پر فقط دوپہر کے میل شمس کے درجات کے استعمال کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ اور محسوبہ اوقات پر زیادہ اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ احقر نے اس پروگرام کے استعمال کے فیصلے سے پہلے اس کے ہر برجز کا جائزہ لیا اور باقاعدہ تجربہ یہ انحراف طبعی کا پروگرام تیار کر کے اس کو ہر طرح سے پرکھا تب اندازہ ہوا کہ اس طرح کے حساب کے نتائج پرانے طریقہ حساب کے نتائج سے انشائاً بہتر ہوں گے۔ اب یہی طریقہ حساب احقر کے پروگرام کا جز ہے۔

اوقات کا حساب کرنے کے بعد چارٹ کی صورت میں اس کا غوام کے سامنے پیش کرنا اس سلسلے کا دوسرا مرحلہ ہوتا ہے۔ کافی سوچ بچار کے بعد جو صورت سمجھ میں آئی ہے وہ کچھ یوں ہوگی۔

۱۔ ہر مہینے کے لئے چھ اوقات فجر (صبح صادق) طلوع آفتاب، ظہر، عصر، حنفی، غروب آفتاب اور عشاء حنفی کے اوقات دئے جائیں گے۔ فجر اور عشاء حنفی کے اوقات ۸ درجہ زیر افق کے مطابق ہوں گے۔ اور ظہر کا وقت زوال کے وقت میں مکروہ وقت کا آدھا جمع کرنے سے حاصل ہوگا۔

۲۔ طلوع آفتاب اور ظہر میں ضروری احتیاط شامل کی جائے گی۔ اس لئے ان کے دئے ہوئے اوقات میں مزید احتیاط کی ضرورت نہیں ہوگی۔ جب کہ باقی اوقات میں حنفی احتیاط کی ضرورت ہوگی نیچے تحریر کیا جائے گا۔

۳۔ پورے سال میں جو زیادہ سے زیادہ مکروہ وقت بعد طلوع، مکروہ وقت دوران زوال اور مکروہ وقت قبل غروب ہوگا۔ چارٹ کے نیچے دیا جائے گا۔

۴۔ ہر مہینے کے لئے مندرجہ ذیل معلومات ایک علیحدہ جدول میں دئے جائیں گے۔

و۔: ضخوہ کبریٰ کا مہینے میں کم از کم وقت (روزے کی نیت کی حد)

ب۔: انتہائے ثلث اللیل اول کا کم سے کم وقت (عشاء کے مستحب وقت کی آخری حد)

ج۔: شفق احمر اور شفق ابیض کے اوقات کے درمیان کم سے کم وقت منٹوں میں۔

۵۔ مشرق یا مغرب میں فاصلہ کلومیٹر میں جس پر ایک منٹ اوقات کم یا زیادہ ہوں گے۔ بھی چارٹ کے نیچے دیا جائے گا۔

۶۔ یہ چارٹ ایک ایسے مربع جس کا ایک ضلع ۲۸ کلومیٹر ہو کے لئے یکساں استعمال ہو سکے گا۔ اس علاقے کے طول بلد

و عرض بلد کے حدود چارٹ کے اوپر بتا دئے جائیں گے۔ ساتھ ہی اس علاقے میں قبلہ شمال یا جنوب کے ساتھ جتنا زاویہ

تقریباً بنائے گا دیا جائے گا۔ اس مربع کے اندر اندر بتائے ہوئے احتیاط سے زیادہ اور احتیاط کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ

بتائے ہوئے عرض بلد کی حدود کے اندر اندر مشرق و مغرب کی سمت میں اگر مربے کے مرکزی مقام سے فاصلہ ۴ کلومیٹر سے

بڑھ جائے تو نمبر ۵ کے دئے ہوئے عدد کے مطابق اس کی اوقات کی تصحیح لازمی ہوگی۔ نمبر ۵ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کتنے کلومیٹر

پر ایک منٹ اوقات آگے پیچھے ہوں گے۔

اب چارٹ کی معلومات کے اصول کے ذرائع ترتیب وار بتائے جلتے ہیں۔

۱۔ فخر عثمان کی ۱۸ درجہ کی تحقیق پر وفیسر عبداللطیف صاحب کی کتاب "صبح صادق و صبح کاذب" سے لی گئی ہے۔

۲۔ احتیاط کی مقدار معلوم کرنے کے لئے باقاعدہ تجزیہ انحراف طبعی ERROR ANA EVSIS

کا ایک کمپیوٹر پروگرام لکھا گیا اس میں اوقات میں جس رخ سے بھی کوئی غلطی یا فرق ممکن تھا کا حساب لگایا گیا اور اس طرح مختلف وجوہات کی بنا پر محسوبہ اوقات میں جتنا فرق ممکن تھا معلوم کیا گیا۔ چونکہ یہ فرق یک طرفہ نہیں تھا۔ اس لئے احتیاط کے زمرے میں شامل کیا گیا۔ اس پروگرام میں افراط و تفریط سے بچنے کے لئے سیکنڈوں کی حد تک خیال رکھا گیا۔ تاکہ نہ تو عوام پر ضرورت سے زیادہ احتیاط کا بوجھ ڈالا جائے اور نہ ان کو اتنا آزاد چھوڑا جائے کہ اوقات کی صحت ہی خطرے میں پڑ جائے۔

۳۔ مکروہ اوقات کے بارے میں حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ کی تحقیق استعمال کی گئی (حسن الفتاویٰ جلد ۲)

۴۔ شفیق احمد کی تحقیق ذاتی مشاہدات مفتی صاحب کی تحقیق اور مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب کے مشوروں پر

مبنی ہے۔ احقر کو مشاہدات سے یہ ساڑھے بارہ درجہ زیر افق پر غروب ہوتا محسوس ہوا ہے جبکہ مفتی صاحب کی تحقیق

۱۲ درجہ کی ہے۔ لیکن ۱۲ درجہ کے بعد بھی سرخی کا کچھ اثر واضح محسوس کیا گیا۔ مشاہدات میں احقر کے کچھ رفقار نے بھی مدد

کی۔ مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب اس کو مختلف موسموں اور علاقوں میں مختلف بتاتے ہیں۔ اور اس کی حد ساڑھے بارہ درجہ

سے ساڑھے سولہ درجہ فرماتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو جہاں تک مغرب کی نماز کا مسئلہ ہے احقر کی تحقیق ان میں محتاط ترین ہے

۵۔ خط استوا میں دوری کے ساتھ ساتھ طول بلد کے درجات میں تنگی آتی جاتی ہے۔ یعنی ان کے پیچ کا فاصلہ گھٹتا

جاتا ہے۔ اگر کسی عرض بلد پر ایک درجہ طول بلد کا فاصلہ کلومیٹر میں معلوم ہو تو چوں کہ ایک درجہ طول بلد پر چار منٹ

کا فرق پڑتا ہے تو اس سے آسانی کے ساتھ یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایک منٹ کا فرق کتنے کلومیٹر پر پڑے گا۔

اب تقویرا سا تجزیہ انحراف طبعی ERROR ANA EVSIS کے پروگرام کے بارے میں بتایا جاتا ہے

انحراف طبعی دو قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم میں انحراف کسی ازلے میں خرابی یا حساب میں کچھ پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے

سادہ کلیات کے استعمال کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں ظاہری نتائج حقیقی نتائج سے مختلف ہوتے ہیں۔

دوسری قسم وہ ہے کہ آلہ صحیح ہے یا حساب درست ہے لیکن جن حالات کی بنیاد پر اندازہ لگایا گیا ہے وہ حالات

نہیں رہے۔ بلکہ ان میں کچھ فرق آگیا۔ مثلاً کسی کمرے کا تھرماسٹک کے ذریعے درجہ حرارت معلوم کیا جائے تو اگر ہم کہیں کہ اس

کمرے کا درجہ حرارت یہ ہے تو بظاہر یہ غلط نہیں ہے۔ لیکن اس کی دقیق جائزے کی اگر ضرورت ہو تو پتہ چلے گا کہ یہ

یہ درجہ حرارت تو صرف اس مقام کا ہے جہاں پر تھرماسٹک لگایا گیا ہے۔ اور اس سے چند میٹر اوپر درجہ حرارت وہ نہیں ہے جو

دکھایا گیا ہے۔ نمازوں کے اوقات میں انحراف طبعی زیادہ تر اس نوعیت کی ہے۔ اوقات کا حساب کچھ طول بلد اور میل شمسی

بالکل صحیح ہوں۔ اور خاص اسی طول بلد و عرض بلد کے لئے ان کے اوقات استعمال ہوں تو پھر تو حساب کی اگر کوئی غلطی نہ ہو تو ان اوقات کا من و عن استعمال صحیح ہے۔ لیکن اگر میل شمسی کے درجات میں کچھ فرق ہو یا ان اوقات کا استعمال اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ کے لئے ہو تو صحیح ہے۔ لیکن اگر میل شمسی کے درجات میں کچھ فرق ہو یا ان اوقات کا استعمال اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ کے لئے ہو تو لامحالہ کچھ کچھ فرق ضرور پڑے گا۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حساب چونکہ درست ہے اس لئے یہ اوقات یہاں پر بھی درست ہے بلکہ دیکھا جائے گا کہ اس مقام کی دوری اس مقام سے کتنی ہے جس کے لئے حساب کیا گیا ہے۔ اور اس سال کے میل شمس کے درجات جسے جن کی بنیاد پر حساب کیا گیا اور اس سال کے میل شمس کے درجات میں کتنا فرق ہے جس کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

انحراف طبعی کے تجربے کے کمپیوٹر کے پروگرام میں یہی کیا گیا کہ جس علاقے کے لئے اوقات کا استعمال ہونا ہے اس کے حدود کے طول بلد و عرض بلد کا حساب میں استعمال شدہ طول بلد و عرض بلد میں جتنا فرق ہے اس کی وجہ سے اوقات میں زیادہ سے زیادہ جتنا فرق ہے کا تجربہ کیا گیا دوسری طرف مختلف سالوں (۱۹۸۳ سے لے کر ۲۰۰۰ تک) کے لئے ہر سال کے اوقات کا حساب کر کے ان کا فرق ان اوقات کے ساتھ معلوم کیا گیا جو کسی خاص سال کے میل شمس کے درجات کی بنیاد پر معلوم کئے گئے تھے۔ ملاحظہ ہی اس خاص سال میں بھی تبدیلی کر کے دیکھی گئی کہ کون سا سال بہتر ہو گا جس کے اوقات کا ۱۹۸۳ سے لے کر ۲۰۰۰ تک کے اوقات کے ساتھ کم سے کم فرق ہو۔ ظاہر ہے یہ چیز کمپیوٹر کے بغیر ممکن نہیں تھی اس لئے احقر نے سب سے زیادہ زور اس پر دیا تاکہ روز روز کے شبہات کی بدولت مزید احتیاطوں سے محفوظ رکھیں اس نتائج الحمد للہ بڑے اچھے ثابت ہوئے۔

پتہ چلا کہ ۱۔ سال ۱۹۹۸ کے میل شمسی کے درجات کا استعمال سب سے زیادہ مناسب ہے۔

ب۔ انحراف طبعی کی مقدار خط استوا پر سب سے کم اور شمال یا جنوب کی طرف بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔

ج۔ اگر ۲۸ کلومیٹر کے ضلع کے مربع علاقے کے لئے چارٹ مرتب کیا جائے تو اوقات کے نتائج سے زیادہ سے زیادہ

انحراف کراچی کے لئے فقط دو منٹ اور پشاور کے لئے ڈھائی منٹ ہوگی۔ اس انحراف میں تقریبات کا وقت بھی شامل کیا گیا۔ یعنی سیکنڈوں کو حذف کرنے کا اثر وغیرہ۔ یہ انحراف زیادہ سے زیادہ ہے۔ اور صبح اور عشاء کے اوقات میں ہے۔ باقی اوقات میں انحراف اس سے بھی کم ہے۔ لیکن ان کے لئے علیحدہ انحراف دینے سے عوام کے ذہنوں پر مزید بوجھ ہوگا۔ اس لئے اسی زیادہ سے زیادہ پر اکتفا کیا گیا۔

طلوع میں چونکہ اضافی احتیاط سے بچنا زیادہ ضروری ہے اس لئے باقی اوقات کے برعکس اس میں سال کے زیادہ سے زیادہ انحراف کے بجائے ہر دن کا انحراف معلوم کیا گیا اور اسی دن کے طلوع کے اوقات سے منہا کر کے اوقات ظاہر کئے گئے۔ اس طرح ظاہر شدہ اوقات میں اضافی احتیاط کم سے کم لیکن صحیح ترین بنیادوں پر ہوگی۔ اب طلوع آفتاب کے

اوقات میں مزید احتیاط کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ظہر کے اوقات کے ساتھ بھی یہی کیا گیا۔ لیکن اس میں اسی دن کے مکروہ وقت کا آدھا بھی ساتھ جمع کیا گیا۔ اس طرح ظہر کے اوقات بھی ظہر کی نماز کے لئے بنا تر روز قابل استعمال بن گئے۔

احقر کا یہ بھی خیال ہے کہ سارے چارٹوں میں احتیاط تین منٹ رکھا جائے۔ توجہ دہانی علاقوں کے لئے یہ چارٹ شمالی علاقوں کی نسبت زیادہ بڑے علاقوں کے لئے قابل استعمال ہوں گے۔ مثلاً کراچی میں مندرجہ بالا مربع علاقے کے لئے احتیاط فقط دو منٹ ہونی چاہئے۔ اگر اس احتیاط کو تین منٹ کر دیا جائے تو اس سے بڑے مربع کے لئے یہ چارٹ استعمال ہو سکے گا۔ اس صورت میں کمپیوٹر کسی جگہ کا چارٹ بناتے وقت انحراف معلوم نہیں کرے گا۔ بلکہ انحراف کو تین منٹ فرض کر کے علاقے کی حدود کا تعین کرے گا۔ انشائے اللہ

نہونے کے طور پر اب کراچی کے لئے جولائی کے مہینے کا چارٹ علامہ کرام اور ماہرین فن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے یہ اوقات طاق تاریکوں کے لئے دئے گئے ہیں۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ جگہ کم گھیرتی ہے اور جفت تاریکوں کے لئے طاق تاریکوں کے اوقات کا اوسط نکالنا کوئی مشکل نہیں۔ دو منٹ کے احتیاط کے ساتھ اس چارٹ کی حدود استعمال ۳۵-۴۰ سے ۵-۵۰ عرض بلد تک اور ۵۶-۶۶ سے ۱۲-۱۲ طول بلد تک ہیں۔ اس سے زیادہ فاصلے کے بعد ہر کلومیٹر مغرب کی طرف ۲۵ سیکنڈ اوقات بڑھیں گے۔ اور مشرق کی طرف ہر کلومیٹر پر ۲۵ سیکنڈ اوقات میں کمی ہو گی۔ یہ چارٹ ۲۰۰۰ فٹک مجوزہ احتیاط کے ساتھ کارآمد ہو گا۔ اس کے لئے قبلہ شمال کے ساتھ ۴۰-۹۲ زاویہ بناتی ہے۔ مزید معلومات کے جدول میں جولائی کے مہینے کے لئے یہ دکھا گیا ہے۔

منحویہ کبریٰ یا مشرقی نصف النہار کا وقت ۱۱ بج کر ۱۵ منٹ پر ہو گا۔

انتہائے ثلث الیل اول کا وقت ۱۰ بج کر ۲۳ منٹ ہو گا۔

عصر شافعی اور عصر حنفی کے درمیان زیادہ سے زیادہ فرق ۸۱ منٹ رہے گا۔

شفق احمر اور شفق ابیض کے درمیان زیادہ سے زیادہ فرق ۳۰ منٹ رہے گا۔

پورے سال میں زیادہ سے زیادہ

۱۔ مکروہ وقت بعد طلوع ۱۴ منٹ ہے۔

۲۔ مکروہ وقت دوران زوال ۲۷ منٹ ہے۔

۳۔ مکروہ وقت قبل غروب ۱۷ منٹ ہے۔

مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق کے مطابق اوقات (پندرہ درجہ زیر افق کی تحقیق) دکھائے گئے صحیح صادق

کے اوقات سے ۵۰-۶۰ منٹ بعد شروع ہوں گے :

صرف کراچی کے لئے یہ چارٹ استعمال ہو سکتا ہے
”جولائی“

شمسی تاریخ	فجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	غروب آفتاب	عشاء حنفی
۱	۳ - ۱۷	۵ - ۴۵	۱۲ - ۳۹	۵ - ۱۸	۷ - ۲۵	۸ - ۵۴
۲	۳ - ۱۸	۵ - ۴۵	۱۳ - ۳۹	۵ - ۱۹	۷ - ۲۵	۸ - ۵۴
۵	۴ - ۱۹	۵ - ۴۶	۱۳ - ۴۰	۵ - ۱۹	۷ - ۲۵	۸ - ۵۳
۷	۴ - ۲۰	۵ - ۴۶	۱۳ - ۴۰	۵ - ۱۹	۷ - ۲۵	۸ - ۵۳
۹	۴ - ۲۲	۵ - ۴۸	۱۳ - ۴۰	۵ - ۱۹	۷ - ۲۵	۸ - ۵۲
۱۱	۴ - ۲۳	۵ - ۴۹	۱۳ - ۴۰	۵ - ۱۹	۷ - ۲۴	۸ - ۵۲
۱۳	۴ - ۲۴	۵ - ۴۹	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۴	۸ - ۵۱
۱۵	۴ - ۲۵	۵ - ۵۰	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۳	۸ - ۵۰
۱۷	۴ - ۲۶	۵ - ۵۱	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۳	۸ - ۴۹
۱۹	۴ - ۲۸	۵ - ۵۲	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۲	۸ - ۴۸
۲۱	۴ - ۲۹	۵ - ۵۳	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۱	۸ - ۴۷
۲۳	۴ - ۳۰	۵ - ۵۴	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۱	۸ - ۴۶
۲۵	۴ - ۳۲	۵ - ۵۵	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۹	۷ - ۲۰	۸ - ۴۴
۲۷	۴ - ۳۳	۵ - ۵۶	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۸	۷ - ۱۹	۸ - ۴۳
۲۹	۴ - ۳۴	۵ - ۵۷	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۸	۷ - ۱۸	۸ - ۴۲
۳۱	۴ - ۳۶	۵ - ۵۸	۱۳ - ۴۱	۵ - ۱۸	۷ - ۱۷	۸ - ۴۰

اورینٹل پرویس

پچوک داتا صاحب © راوی روڈ، لاہور

تشریف لائیے



آفٹ - نیگیٹو - پارٹیو - لائن - ہاف ٹون
ٹرائی کمر - بلاک - سینما سلائیڈ اور بلاک
آفٹ پرنٹنگ کے لئے

دیکشنری
دانشین
دلفریب

کشتاں پرش
سنگھار
کشتاں پرش
سنگھار
کشتاں پرش
سنگھار
کشتاں پرش
سنگھار

حسین
پارچہ جات

مردودوں کے مٹوسات کیلئے
موزوں۔ حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر مڑی کوکان پر
دستیاب ہیں۔

حسین کے شہر جات پارچہ جات
زیرف آکھوں کو بچھنے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں خواہیں ہوں یا

FABRICS

خوش پوشی کے پیش رو

حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریل میڈیکرچی

بورڈل انڈسٹریل میڈیکرچی
بورڈل انڈسٹریل میڈیکرچی
بورڈل انڈسٹریل میڈیکرچی
بورڈل انڈسٹریل میڈیکرچی

ایگل
ایک عالمگیر
قسم

خوشخط
دواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سفید
ایرڈیم ٹیٹ
نب کے
ساتھ



مد
جنگہ
دستیاب

آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لیٹڈ

پاکستان کا
نمبر
1
بائیکل

سُہراب

SONRAB
ACCREDITED